

مرد کرتا ہے۔ ہمارے لئے بھی اس میں کیا عمل کی بات ہے؟ کہ استقامت کے ساتھ اللہ کے دین سے نترے رہنا ہے اور دوسروں کو قتل پہنچانا ہے۔ پھر اس راستے کی تعریفی کو اللہ تعالیٰ آسان کر دیتا ہے۔

آیت 25 : حضرت ابراہیمؑ کا عقیدت سے اپنی قوم سے مخاطب ہو رہے ہیں، توحید کا پیغام دے رہے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی اور سے ویسی محبت اور دوستی نہ رکھو اور اسکا انجام کیا بتایا گیا؟

جواب : وہ قیامت کے دن انہی دوستی کا انکار کر دے گئے / ایسے دوسرے کو لعنت بھیجے گئے / انکا ٹھکانہ آگ ہے اور کوئی مددگار نہ پائیں گے۔ ہمارے محل کی کیا بات ہے؟ ہمیں اپنی دوستیوں کے رخ پھلکے کرتے ہیں۔ دنیا ہی جب بھی دین کے خلاف کچھوتہ کرے تو خیر نہیں ملے گی۔

آیت 28-34 : حضرت لوطؑ کی قوم کا ذکر ہے جو 3 طرگے لٹا ہوں ہیں ملوث تھی وہ کیا ہیں؟

جواب : مرد کا مرد سے بہ فعلی کرنا رہا، ریزی مسافروں کو لوٹتے تھے۔
3. علانیہ مجالس میں سب کے سامنے گناہ کرتے۔
حضرت لوطؑ نے قوم کو سخت ملامت کی اور عذاب سے ڈرایا وہ نہ مانے تو ان پر ایسا شدید عذاب نازل ہوا کہ بڑے اکھڑا بیٹھا۔

آیت 36 : شعیب علیہ السلام کا ذکر شروع ہوا انہوں نے بھی قوم کو کیا پیغام دیا؟

جواب : اللہ کی عبادت کرو، فرقت کی امید رکھو یعنی دنیا کی زندگی کو سب کچھ نہ سمجھو، لو فرقت کے نتیجے کو سامنے رکھو، کام کرو۔ کیوں بتانا کہ فرقت میں بہترین انجام پائیں۔ اور زمین میں فساد نہ کرو۔
فساد میں کیا کیا آجاتا ہے؟ بیروہ چیز جو *dis balance* ہو جائے فساد میں شامل ہے چاہے وہ ٹھیکرے کی معاملات ہوں یا باہر کی دنیا کے اس سے بچنا ہے۔

آیت 38-39 : یہاں عباد اور شمشود کی بات ہوئی کہ وہ عقل اور بصیرت رکھنے والے تھے لیکن دین کے معاملے میں انہوں نے اس سے کام نہ لیا۔ کیا معاملہ ہوا ان کے ساتھ؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے انکو بھی ہلاک کیا۔ لٹا ہوں کا سبب ہلاکت کی طرف لیا جاتی ہے۔ شیطان نے انہی بہ محلیوں کو فوجی صورت بنا کر دکھایا، سیدھے راستے سے روک دیا۔